بفیضانِ نظر

قیوم زماں، محبوب سبحاں، مجدد عصر حاضر

حضرت اخوندزادہ

سیف الرحمن رحمۃ اللہ علیہ

پیر ارچی و امام خراسانی

علمِ لطائف کی فضیلت

اور بیعت کی اہمیت

پیغام

غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ ابوالآصف

حضرت الفقیر **میاں محمد سیفی حنفی** دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف (لاہور)

تالیف

مفتی فاروق احمد محمدی سیفی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، مدرس: جامعہ محمدیہ سیفیہ



ناشر: شعبہ تحقیق وتخریج جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

بفیضانِ نظر

قیوم زماں، محبوب سبحاں، مجدد عصر حاضر

حضرت اخوندزادہ سیف الرحمن رحمۃ اللہ علیہ

پیر ارچی و امام خراسانی

علمِ لطائف کی فضیلت

اور بیعت کی اھمیت

پیغام

غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ ابوالآصف

حضرت الفقیر میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف (لاہور)

تالیف

مفتی فاروق احمد محمدی سیفی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، مدرس: جامعہ محمدیہ سیفیہ

ناشر: شعبہ تحقیق و تخریج جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،{یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اذۡکُرُوا اللَّہَ ذِکۡرًا کَثِیرًا} (الأحزاب:41)

سرکار مبارک فرماتے ہیں: انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے سات پوائنٹ رکھے ہوئے ہیں انسان اگر ان کو درست کرلے تو پھر انسان شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرتا بلکہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا سے ایسا پیار کرنے لگتا ہے جو اس کے وجود سے نظر بھی آتا ہے اور وہ سات پوائنٹ سات باطنی لطائف ہیں جنکو

قرآن وحدیث میں قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ نفسی اور قالبی سے موصوم کیا جاتا ہے۔

یہ باطنی لطائف اتنی فضیلت کے حامل ہیں کہ اگر صرف لطیفہ قلب کے کمالات کو بیان کرنا شروع کیا جائے کثیر وقت اور کثیر اوراق درکار ہیں بطور فہم صرف ایک حدیث شریف لطیفہ قلب کی فضیلت پر پیش کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ"

(رواه البخاري في تاب ال إيمان، باب فضل من استبرأ لدينه ،)52) 28 /1 ومسلم فی کتاب المساقاة، باب

أخذ الحلال وترك الشبهات .(1599) 1219 /3

یعنی تحقیق جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح بھی خود بخود ہو جائے گی اور اگر وہ فاسد و خراب ہو جائے تو سارے جسم میں فساد برپا ہو جاتا ہے، اسی لطیفہ قلب کی اصلاح نہ کرنے والے کی مزمت قرآن پاک نے بیان فرمائی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے {وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا} [الكهف، 28 ترجمہ، اس کی اطاعت نہ کرو جس کا قلب ہم نے آپنے ذکر سے غافل کر دیا۔ گویا جس کا لطیفہ قلب ذاکر ہو وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کی راہ سلوک میں اطاعت کی جائے ،لہذا سالک کیلیئے لازم ہے کہ وہ ایسے شیخ کو تلاش کرے جس کے لطائف ذاکر ہوں ،وہی منزل مقصود تک

پہنچا سکتا ہے۔ جس کا قلب جاری نہ ہو اس کی اطاعت کرنے سے
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں منع فرما دیا ہے۔
یہ ایک لطیفہ کے صحیح ہونے کا کمال ہے اسی طرح باقی لطائف بھی
عجیب و غریب صلاحیتیں رکھتے ہیں۔
لطیفہ: انسان کے جسم میں محل نور کو لطیفہ کہتے ہیں اور ان لطائف کا
اصل مقام عرش کے اوپر ہے لیکن جسم انسانی کے ساتھ ان کا ایک
لطیف تعلق قائم ہے جس کی تطہیر سے سالکین کو عالم امر میں روحانی
سیر و عروج نصیب ہوتا ہے۔ (البینات شرح مکتوبات امام ربانی جلد ا ص ۱۲۷)
ان کو عالم امر کے پانچ لطائف کہا جاتا ہے قلب، روح
، سر، خفی، اخفیٰ، سالک ان کو ترتیب وار طے کر کے سیر کرتا ہے (یہی
سیر کرنے والے کو سلوک والا کہتے ہیں) مکتوبات، دفتر اول

مکتوب ۲۴۰)

ان لطائف کے اصطلاحی نام قرآن حکیم سے لیے ہیں

۱) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ

بے شک اس میں نصیحت ہے اس کیلئے جو دل رکھتا ہے۔

(سورۃ ق آیت ۳۷)

۲) قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔

تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵)

۳) فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى

وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہے

(سورۃ طٰہٰ آیت ۷)

(۴) اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ

(سورۃ الاعراف آیت ۵۵)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا

اور جان کی قسم اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا

(سورۃ الشّمس آیت ۷)

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ علیہ تفسیر مظہری جلد ا ص ۱۰۷ پر فرماتے ہیں

انسان دس اجزاء سے مرکب ہے جن میں سے پانچ کا تعلق عالم خلق سے ہے مثلاً عناصر اربعہ (آگ، پانی، ہوا، مٹی) اور نفس حیوانی جو ان عناصر سے پیدا ہوتا ہے اور پانچ کا تعلق عالم امر سے

ہے مثلاً قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ جیسا کہ اسلام کی فراست رکھنے والے ہر شخص پر یہ بات واضح ہے۔

تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۳۱۵ پر فرماتے ہیں لطائف خمسہ، قلب، روح، سیر، خفی، اخفیٰ ہیں جنکا مقام عرش سے فوق ہے مگر انسانی نفوس میں اس طرح سرایت کئے ہوئے ہیں جیسے آئینے میں سورج کی شعائیں ہوتی ہیں۔

لطائف خمسہ کی تاثیر:

عارف کامل حضرت سیدنا شیخ فضل احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لطائف خمسہ قلب، روح، سیر، خفی، اخفیٰ پر مرشد کی تعلیم (توجہ) سے ذکر کریں اس برکت سے انوار وتجلیات اور برکات کا نزول ہوگا۔ (مفتاح السلوک صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ جامعہ امام ربانی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ۔ آدمی جب ذکر و فکر کرتا رہتا ہے تو ظاہر و باطن شریعت کے مطابق ہو جاتا ہے تو ہر لطیفہ پر (مرشد کی توجہ سے) عبودیت کا رنگ چڑھ جاتا ہے اس کی مثال اس درخت کی ہے جو پانی کی کمی کی وجہ سے خشک ہو جاتا ہے لیکن جب اس کو مناسب طریقہ پر پانی دیا جائے تو پانی اس کے پتہ پتہ میں سرایت کر کے اپنا اثر دکھاتا ہے وہ پھر سرسبز درخت بن جاتا ہے اور پھل دینے لگتا ہے اسی طرح (مرشد کی توجہ سے) نور لطائف میں سرایت کر کے اپنا یہ اثر دکھاتا ہے کہ انسانی صفات کو صفات ملکی (اچھی صفات) سے بدل دیتا ہے

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ صفحہ ۴۱۹)

سب سے پہلے جب لطیفہ قلب ذاکر ہو جاتا ہے تو باقی لطائف کے

ذاکر ہونے میں دیر نہیں لگتی حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ایک لطیفہ کی غذا دوسرے لطیفہ کیلیئے بھی قوت بن جاتی ہے اور یہ لطیفہ باقیوں کو سیراب کرنے لگتا ہے اور لطائف کی غذا ذکر و نور ہے (مثنوی رومی ،دفتر ۲ صفحہ ۳۰۵)

لطائف غذا حاصل کر کے نور سے منور اور ذکر اللہ میں جاری ہو جاتے ہیں ۔ پھر جو ذاکر پر انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا ہے اور جو ذاکر کو ذوق میسر آتا ہے وہ زبان قال سے بیان نہیں کیا جاتا ۔اور لطائف کی خاص فضیلت یہ بھی ہے کہ ذاکر مخلوق میں رہ کر فرشتوں جیسا ذوق رکھتا ہے ۔سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۲ پر فرماتے ہیں ۔سر و خفی ،روح ،قلب ،لطائف حضرات نقشبندیہ (قدست اسرارھم) سے

ہیں جن میں تجلیات حق کے رنگارنگ ذوق کا ادراک کار عیاں ہے
نہ کار بیاں یعنی ان لطائف نقشبندیہ پر تجلیات کا جو ظہور ہوتا ہے اور
سالکین کو جو جذب و ذوق ملتا ہے یہ سب ان کی محافل میں نظر تو آتا
ہے مگر زبان سے بیان نہیں کیا جا سکتا)، ع: ذوق ایں مے شناسی
بخدا تا نہ چشی یعنی خدا تعالیٰ کی قسم تو اس ذوق کا مزہ نہیں پہچان سکتا
جب تک اسے چکھ نہ لے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۲)
کیا ان لطائف کی فضیلت کیلئے اتنا کافی نہیں ہے کہ ان لطائف
کے وسیلہ سے سینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور میسر آجاتا ہے جو کہ
صحابہ کرام کے واسطہ سے چلا آرہا ہے۔ شیخ کامل کی پہچان صفحہ ۳۰
پر نقل ہے کہ علم ظاہر کے ساتھ علم باطن ہی وہ اصل چیز ہے جو
قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے

ذوق والا کچھ حصہ نصیب کرتی ہے اسی علم باطن (لطائف کے ذاکر ہونے) کی بدولت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگرچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے بھی محروم نہیں ہوں (مطلب جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نور ملا تھا وہ مجھے میرے شیخ غوث عالم خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے مل گیا ہے (سیرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر مسعود)

الحمدللہ اسی سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ کے ایک چمکتے ستارے غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ العلماء ابوالآصف حضرت میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتھم العالیہ عرف سرکار مبارک، اللہ تعالیٰ نے ہمیں مجدد عصر حاضر، قیوم زماں، محبوب سبحاں، حضرت اخوندزادہ سیف

الرحمٰن مبارک ، پیرارچی وامام خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے عطا فرمائے کہ جن کی صحبت میں علم ظاہر پر عمل کی پابندی کے ساتھ (لطائف باطنیہ کا علم) سورج کی شعاؤں کی طرح وبستگان کو نصیب ہو رہا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الطاف القدس میں لطائف کے علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، علم لطائف ایسا قانون ہے کہ جس کا شرف اللہ تعالیٰ نے متاخرین صوفیاء کو عطا فرمایا ہے مشائخ صوفیاء میں، نفس کی تربیت کے طریقوں کو وہ ہی زیادہ پہچاننے والا ہے جو لطائف کا علم زیادہ رکھتا ہے اور حقیقت میں ایسا شیخ ہی صحیح معنوں میں سالکین ومریدین کی رشد وہدایت کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔

فضیلت علم لطائف ایک مثال سے سمجھیں: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لطائف کا علم نہ رکھنے والے صوفیاء کی مثال لطائف کا علم رکھنے والے صوفیاء کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک ماہر طبیب جو مختلف امراض اور ان کے اسباب اور علامات اور ان کے علاج کا اچھی طرح علم رکھنے والے کے مقابلہ میں معمولی سی سمجھ رکھنے والی بوڑھی عورت جو محض اٹکل پچو سے دوا دارو کرتی ہے۔ (الطاف القدس صفحہ ١٦)

گویا علم لطائف نہ رکھنے والا لوگوں کو راہ سلوک میں اٹکل پچو سے کام چلاتا ہے جس میں کامیابی ممکن نہیں اور علم لطائف جاننے والا ہی حقیقت میں سالکین و مریدین کیلئے صحیح معنوں میں رہنما ہے۔ شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں۔ الغرض اگر آپ

صاحب مقام کا راستہ معلوم کرنا چاہتے ہو جو انبیاء کرام علیھم السلام کے وارث ہیں تو وہ لطائف کا علم حاصل کیے بغیر ممکن نہیں اسی طرح اگر آپ ہر قسم کی ملاوٹ اور بے فائدہ باتوں سے پاک وصاف راہِ سلوک حاصل کرنا چاہتے ہو تو وہ بھی علم لطائف کے بغیر راہ سلوک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب علم لطائف کے بغیر راہ سلوک حاصل نہیں کر سکتا تو پھر راہ سلوک پر کسی کو چلا کیسے سکتا ہے سلوک کی راہ میں یہ بہت بڑا دھوکہ ہے ہاں ایک بیعت نسبت ہوتی ہے اسکو ہم سلام کرتے ہیں مگر اصل مقصد نہیں ہے اسکو اصل مقصد سمجھنا جہالت ہے۔

لطائف کا علم ایک عظیم نعمت ہے جو کہ ہم پر فضل خداوندی ہے مگر اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے (الطاف القدس صفحہ ۱۷) اس کا

شکر یہ ہے کہ اسکو شیخ کامل سے حاصل کرو اور دیر نہ کرو۔ سرکار مبارک اکثر فرماتے ہیں۔ الحمدللہ مجھے میرے مرشد نے لطائف کا علم پڑھایا ہے اور ڈیوٹی لگائی ہے آپ آئیں، میرے پاس بیٹھیں اگر آپ کی منزل طے نہ ہو تو پھر یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ مقصد پیر نہیں ہے بلکہ مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔ اور بندہ جس کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے، حدیث شریف میں ہے من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی جو شخص جس چیز کو بہت زیادہ پسند رکھتا ہے اس کا ذکر بھی بہت زیادہ کیا کرتا ہے (معدن المعانی ص ۱۲۶) اور قرآن پاک میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کا حکم ہے اور کثرت لطیفہ قلب کے بغیر ممکن نہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا

اُذْكُرُوا اللّٰہَ ذِكْرًا كَثِيْرًا} ترجمہ: اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کثرت سے کرو۔ اور ذکر میں کثرت لطائف باطنیہ کے ذاکر ہونے سے ہوتی ہے۔ تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ بعض ذاکرین ایسے ہیں جو زبان و عقل، قلب، روح، سر سے ذکر کرتے ہیں ان ذاکرین سے اولیاء کاملین مراد ہیں، ان کا ذکر مطلقا مقبول ہے۔ کیونکہ یہ کثرت سے ذکر کرتے ہیں اور شیطان سے کافی محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، ذکر اللہ مطورۃ الشیطان (اللہ کا ذکر شیطان کو اڑا دیتا ہے (معدن المعانی ص ۲۱۷) فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذِكْرُ اللّٰہِ فی القلبِ سَیفُ المُرِیدِینَ، قلبی ذکر مریدین کی تلوار ہے جس سے

پیش آنے والی آفتوں کو دور کرتے ہیں (معدن المعانی ص ۲۱۴)

مسئلہ: حضرت سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر کثیر سے قلبی ذکر مراد ہے کیونکہ زبان کے ذکر میں کثرت ناممکن ہے۔ (تفسیر روح البیان ۲۲) سلطان المحققین، حضرت مخدوم جہاں، شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوی ۷۸۲) فرماتے ہیں لطیفہ قلب کی خصوصیت یہ ہے کہ ذکر اللہ ہر وقت ، ہر آن ہمیشہ عام حالتوں میں اسی سے ممکن ہے کثرت قلبی ذکر کے بغیر ناممکن ہے۔ معدن المعانی ۲۱۸

بیعت کا ثبوت واہمیت

ارشاد خداوندی ہے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِیلَةَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈو۔ (سورۃ المائدہ آیت ۳۵)

اس آیت کے تحت شاہ عزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس آیت میں ''وسیلہ'' سے مراد بیعت مرشد ہے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے حاشیہ پر لکھا ''ہم نے اپنے جد امجد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید سے سنا کہ ہمارے جد امجد نے بیعت کی مشروعیت کو اس مذکورہ آیت سے ثابت کیا اور فرمایا یہ ممکن نہیں کہ وسیلے سے مراد ایمان ہو، اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے اور وسیلہ سے اعمال صالحہ بھی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ اتَّقُوا اللّٰہ تو پہلے فرما دیا اور اعمال تو تقویٰ میں داخل ہیں پس متعین ہو گیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت

وبیعت مرشد ہے" (القول الجمیل ۳۹)

(تفسیر نعیمی میں ہے کہ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ دوسرا حکم ہے جو ایمان اور تقویٰ کے بعد ہے اور ابتغاء کے معنی ہیں تلاش کرنا ، ڈھونڈنا ، ہر چیز کی تلاش کیلئے دروازے الگ ہوتے ہیں جو چیز جس دروازے اور بازار سے ملتی ہے وہیں جانا پڑھتا ہے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈو حضرات اولیاء اللہ کے دروازوں پر اور اولیاء اللہ کے آستانوں کو تلاش کرو، استاذ کے ذریعہ

(تفسیر نعیمی جلد ۶ صفحہ ۳۹۲)

ایک ہوتی ہے بیعت برکت جس کا سلوک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ، دوسری بیعت ہے بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ واختیار سے باہر

ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے اور شیخ کو مطلقا اپنا مالک وحاکم جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک پر چلے کوئی قدم اسکی مرضی کے بغیر نہ رکھے۔اس کے کچھ احوال اگر سمجھ میں نہ آئیں تو ان افعال کو افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے ان کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے ،اپنی ہر مشکل ان پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ کی طرح رہے ،یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی بیعت اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے لی ہے جسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہر آسانی

ورشواری ہر خوشی وناگواری میں آپ کا حکم سنیں گے اور اطاعت
کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون وچراں نہ کریں
گے شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
ترجمہ: ○ کسی مرد وعورت کو نہیں یہ حق پہنچتا کہ جب اللہ اور رسول
کسی معاملہ میں کچھ فرمادیں پھر انہیں اپنے کام کا کوئی اختیار
(نہیں) رہے گا اور جو اللہ ورسول کی نافرمانی کرے وہ کھلا گمراہ
ہے۔
عوارف المعارف میں ارشاد فرمایا: شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول
کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کو زندہ کرنا ہے۔ مقام
احسان اور سلوک میں کامیابی کیلئے مرشد خاص کی حاجت ہے اور

وہ بھی شیخ ایصال (جو باطنی علوم، علم لطائف سے واقف ہو) کی حاجت ہے اور شیخ اتصال (جس نے باطنی لطائف حاصل نہیں کئے) راہ سلوک میں چلانے کیلئے ناکافی ہے، کیونکہ اس راہ سلوک میں ایسی شدید باریکیاں اور سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل ومکمل اس راہ سلوک کی تمام تر رکاوٹوں سے واقف شیخ حل نہ کرے حل نہ ہوں گی اور نہ ہی کتب سلوک کا مطالعہ کام دے گا۔

(لہذا شیخ کامل سے بیعت کئے بغیر کوئی چارہ نہیں)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ۔ ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ،اس آیت میں اہل الذکر وہ مرشد خاص ہے جو سلوک کا علم حاصل کر چکا ہو، جو راہ سلوک میں قدم

رکھے مگر کسی کو پیر نہ بنائے یا پیر تو بنالیا مگر بدعتی شخص کو پیر بنالیا یا کسی
جاہل کا مرید ہوا یا جامع شرائط اربعہ کا مرید ہوا مگر اس شیخ نے سلوک
کی منزل حاصل نہیں یا شیخ ایصال (جس نے سلوک بھی حاصل کیا
ہوا ہے) کا مرید ہوا مگر اپنی مرضی کرے اس شیخ کے احکام پر نہ چلے
تو یہ شخص فلاح کو اور کامیابی کو نہیں پہنچ سکتا ہے اس راہ میں ضرور اس
کا رہبر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں کہ اسے اصل کامیابی بلکہ نفس
ایمان سے ہی دور کردے۔ (فتاویٰ افریقہ ۱۳۴)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ **یَوْمَ نَدْعُو کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ**

ترجمہ: اس دن کو یاد کرو جس دن ہر ایک جماعت ان کے امام اور
پیشوا کے ساتھ بلائی جائے گی۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں

بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے فرمایا: من لیس له شیخ فشیخه الشیطان۔ یعنی جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ (شرح صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بیعت کرنا سنت ہے اور تفسیر عزیزی جلد اول صِرَاطَ الذّین انعمت علیهم کی تفسیر دیکھیں (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶) ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ایمان اور تقویٰ کے ساتھ ساتھ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ، مرشد تلاش کرو پھر جب مرشد کامل کی شکل میں وسیلہ مل جائے تو، اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا ایمان اور تقویٰ کے ساتھ ساتھ ان مشائخ کی صحبت اختیار کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا

مَعَ الصَّادِقِینَ (التوبہ۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے (صالحین) لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس آیت میں سچے (مشائخ) کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے گویا یہ بتایا کہ صرف ایمان وتقویٰ پر بھروسہ نہ کریں بلکہ اولیاء کی صحبت وسنگت بھی اختیار کریں کیونکہ صالحین وذاکرین کی شان یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ "یہ ایسے لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بخت نہیں رہتا۔

مشائخ کی صرف صحبت کا اتنا فائدہ ہے تو جوان کی بیعت کرلے ان سے تربیت حاصل کرنے لگے اندازہ لگائیں اس کو اللہ تعالیٰ کتنی شانوں سے نوازے گا، کیونکہ انہوں نے بیعت کی سنت پر بھی عمل

کرلیا۔

ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت رکھتا ہو۔ اور محبت میں کامیابی کا ایک ذریعہ بیعت ہے بلکہ بیعت تو سراسر محبت ہی محبت ہے جو کہ صحابہ کرام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کی جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ یہ مشائخ طریقت جو تزکیہ (باطن کی صفائی) کے ماہر ہوتے ہیں ان کو یہ فیض وکمال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ملتا ہے کیونکہ نبی کو بھیجنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ اپنی امت کا تزکیہ کریں دل کو پاک کریں۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (بقرہ ۱۵۱)

ترجمہ: یہ رسول تمہیں پاک کرتے ہیں یعنی باطن کی صفائی کرتے

ہیں یہاں پر تو مولوی شبیر عثمانی دیوبندی بھی لکھتے ہیں کہ قلب کی صفائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت قلبی توجہ وتصرف سے اللہ کے اذن سے حاصل ہوتی تھی۔ (تفسیر عثمانی)

فتاوی افریقہ میں ہے، کہ بیعت کا ثبوت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اس کا انکار قطعاً ناممکن اور کھلی گمراہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک صالحین کا معمول ہے کہ وہ بیعت کرتے ہیں اور اس کے ذریعے لوگوں کی اصلاح اور تربیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ

(الفتح ۱۰)

ترجمہ: (اے محبوب) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جس نے توڑا اس بیعت کو تو اس توڑنے کا وبال اس کے سر پر ہوگا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کی بیعت سے فارغ ہوئے اور مکان کے اندر تشریف لے گئے تو تمام عورتیں بھی بیعت کیلئے حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ: اے نبی جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس حاضر ہوں اور اس چیز پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کا شریک نہیں ٹھرائیں گی نہ وہ چوری کریں گی نہ زنا کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ

بری حرکات (بے پردگی وغیرہ) کریں گی اور نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی اگر یہ شرائط منظور ہیں تو آپ ان کو بیعت فرمالیں اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد عورتوں کو بیعت فرمالیا اور کسی عورت کو چھوا تک نہیں۔ پتہ چلا بیعت مرد بھی کریں اور عورتیں بھی بیعت ہوں نسبت لیں مگر مذکورہ شرائط پر ورنہ بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ محض مریدوں کی کثرت اور دنیاں اکٹھی کرنے کی نیت سے بیعت کر کے اپنی آخرت خراب نہ کریں۔

بیعت سے متعلق اعتراض کا جواب

۱) اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں اسلام اور جہاد کی بیعت تو ثابت

ہے ان کے علاوہ اور کوئی بیعت نہیں دیگر بیعتیں بدعت ہیں

جواب: ایسی بات کہنا کم علمی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام اور جہاد کے علاوہ بھی کئی چیزوں پر صحابہ کرام سے بیعت لی۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج ادا کرنے، مسلمانوں کی خیر خواہی اور اچھائی اختیار کرنے، چوری، بدکاری نہ کرنے، بہتان نہ لگانے وغیرہ پر بھی بیعت لی۔

(ا) حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کا پابند رہنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی (صحیح بخاری، مسلم)

صحابہ کرام یہ بیعتیں اس لئے کرتے تھے کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایک خاص نور عطا فرماتا ہے اور اعمال میں استقامت عطا

فرماتا ہے۔

(۲) حدیث: صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اچھائی پر بھی بیعت کی یعنی اچھے کام کریں گے۔ (صحیح مسلم جلد دوم)

(۳) حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت کرتے تھے کہ ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم جلد دوم، مفتاح السلوک صفحہ ۵۰۳)

تعارف جامعہ محمدیہ سیفیہ

غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ، ابوالآصف الفقیر حضرت **میاں محمد حنفی سیفی** دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف (لاہور)

سرکار مبارک کے زیر انتظام اہلسنت کا عظیم الشان علمی وروحانی مرکز، جامعہ محمدیہ سیفیہ قائم ہے جسکی شاخیں الحمدللہ پاکستان سے بیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں

الحمدللہ جامعہ محمدیہ سیفیہ میں کثیر شعبہ جات قائم ہوچکے ہیں مثلاً

(۱) درس نظامی طلباء وطالبات مکمل دورہ حدیث شریف تک (۲) شعبہ تجوید وحفظ۔ (۳) شعبہ عصری (دنیوی) تعلیم کا انتظام۔ (۴) شعبہ محمدیہ سیفیہ آن لائن سسٹم۔ (۵) شعبہ دارالافتاء محمدیہ سیفیہ (۶) محمدیہ سیفیہ لائبریری۔ (۷) شعبہ علم باطن کی ترویج۔ (اسلاف کی تعلیمات کے مطابق الحمد للہ یہ شعبہ اس جامعہ کی خاصیت ہے اور نایاب ہے)۔ (۸) شعبہ جدید مسائل پر تحقیق (۹) شعبہ نشر واشاعت میں شعبہ کے تحت الحمدللہ کافی کتب شائع ہوچکی ہیں، مثلاً شیخ کامل کی پہچان مع آداب شیخ، فکر الصوفی، سرکار مبارک کا پیغام طریقت حاصل کرنے والوں کے نام، سالکین پر کیے جانے والے سوالات اور ان کے جوابات، عشر کے احکام، ٹخنوں سے کپڑا لٹکانے سے متعلق 40 احادیث بنام احادیث اربعین تواضع۔ کنز الصلوٰۃ۔ سفید عمامہ سنت مصطفیٰ ﷺ شائع ہوچکیں۔ (۱۰) کمپیوٹر کورس وغیرہ

الحمدللہ ابھی جامعہ محمدیہ سیفیہ کا تعمیری سلسلہ جاری ہے صاحب استطاعت حضرات تشریف لائیں جامعہ میں دین کے کام کو اپنی نظروں سے دیکھیں اور نیکی اور کار خیر میں حصہ ڈال کر تعاون فرمائیں اور اس نمبر پر رابطہ فرمائیں 0321-8429707